

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
مینو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم اے ایمپرس روڈ لاہور مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے
اور مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۱ مارچ ۱۹۲۴ء	نمبر ۱۲

غزل

از قلم منت

تھی جو فانا میں شہادت فیشان تری — تو تھا شاگرد تھے اور ساتھ میں تھی ماں تری
تجھ سے مریم نے کہا ان کے یہاں مئے نہ رہی — راہ سب تکتے ہیں شوق سے مہمان تری
تو نے فرمایا کہ کیا کام تجھے اور مجھے — اوروں کے واسطے خاطر ہو پریشان تری
میرا آیا ہے نہیں وقت ہنوز اے عورت — ماں تری جان گئی مرضی پنہان تیری
خادموں سے کہا جو تجھ کو کہے وہ ہو کریں — بات ٹالیں نہ کوئی تابع فرمان تیری
تو نے فرمایا کہ پانی سے خموں کو بھر دیں — تا کہ ہو قدرت اعجاز نمایان تیری

ہو گیا آب مئے ناب میں تبدیل معاً
کیوں نہ ہو شہرت اعجاز فراواں تیری

غزل

از قلم فرشتہ فیض آبادی

عجب حسن ہے عالم آرا تمہارا — خدا کر رہا ہے نظارا تمہارا
اُدھر آپ ہو جائے رخ مغفرت کا — ذرا بھی جدھر ہو اشارا تمہارا
مہ و مہر ذرہ سے ہیں جس کے آگے — وہ چمکا ہوا ہے ستارا تمہارا
بلا لو مجھے پاس اپنے بلا لو — نہیں دور رہنا گوارا تمہارا
دو عالم میں ہر ایک یوں کہہ رہا ہے — مجھے یا مسیح ہے سہارا تمہارا
تمہارا ہے محبوب محبوبِ خالق — خدا کا پیارا ہے پیارا تمہارا

چلو اب فرشتہ چلو سوئے جنت
یہاں ہو چکا اب گذارا تمہارا

کفایت شعاری

از قلم برق

خرچ کو اپنے مگر حد سے بڑھانا چھوڑ دے — تنگ رہنے سے تو دل اپنا دکھانا چھوڑ دے
ہو کے تو مقروض نیشن کو بنانا چھوڑ دے — بننا ٹھننا راہ و رسم جاہلانہ چھوڑ دے
اپنی آمد سے نہ بڑھ اس میں خسارہ ہو بہت — بے وجہ ہر وقت کا بازار جانا چھوڑ دے
بے ضرورت سخت کے ہر چیز لینا کیا ضرور — جا کے گھر کے آگ دولت کو لگانا چھوڑ دے
گھر کے ہر اک خرچ میں تدبیر لازم ہی ہیں — حد سے بڑھ کر الغرض زینا کھانا چھوڑ دے
کچھ نہیں تکلیف میرے وعظ سے اے ہمنشیں — جو بگاڑے زندگی وہ راگ گانا چھوڑ دے

برق سادہ پن سے رہنا خوب اچھی بات ہے
صاحب اسراف سے تو دوستانہ چھوڑ دے

مسیح مصلوب

اہل اسلام موجودہ اناجیل اربعہ کو محرف مانتے اور انجیل برنباس کو اصلی انجیل جانتے ہیں۔ ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب مرحوم سول سرجن ریاست چمبہ نے انجیل برنباس کی تردید میں ایک رسالہ مسمّی مسیح مصلوب

اور قرآن اور انجیل برناباس لکھا ہے۔ جس میں آپ نے اس فرضی انجیل کی وہ دھجیاں اُڑائی ہیں کہ کمال کر دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اس کا نفس مضمون بھی اس کو جعلی ثابت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کی مسلمہ کُتب تفاسیر خطبات سر سید احمد صاحب وغیرہ کی مدد سے قرآن ہی سے مسیح کے صلیب دیئے جانے کی حقیقت کو ثابت اور مسلمانوں کو اس روایتی خیال کو کہ مسیح کے بدلے ایک اور شخص کو قتل کیا گیا تھا ایسا خوبی سے رد کیا ہے کہ بس دیدہ باید والا معاملہ ہو جس کی اصل تصویر کو دست خامہ پیش کرنے سے عاجز ہے۔ آیات قرآنی۔ اقتباسات کُتب انگریزی اور جابجا مفید حواشی نے اس رسالہ کو مسلمانوں کے خلاف اور مسیحیت کی صداقت میں ایک میگزین بنا دیا ہے۔ مضمون نہایت وزنی اور ٹھوس ہے۔ کتاب کی ضخامت ۸۴ صفحہ ہے۔ کاغذ اور کتابت سب عمدہ۔ قیمت صرف ۲ صرف ۲۰۰ کے قریب کاپیاں باقی ہیں۔ یہ بھی پنجاب رلیجس بُک سوسائٹی لاہور سے مل سکتی ہے۔

خان

جلال پور ریڈنگ روم میں نور افشاں کی ضیا باریاں

سے آبی نور افشاں ہے بابیہ نور ایمان ہے

ہند و مسلم برادران کی روحانی دعوت کا مہمان نواز "نور افشاں" فی الحقیقت مبشر کی تبلیغی خدمت انجام دیگا۔ گو یہ خطہ قدرے قدرتی سنگلاخ اور تعصب پسندوں کا آماجگاہ ہے۔ تاہم یہ تدبیر صائب تاریکی مٹانے کے لئے اکسیر علاج ہے۔ منافرت مذہبی مغائرت باہمی۔ تفریق قومی کو مٹا کر اتحاد و اتفاق میل و ملاپ بڑھانے کا ایک مؤثر آلہ ملا ہے۔

ہم بکمال ادب جناب محترم پادری مسٹر اے سینڈرسن صاحب مشنری کی کریم النفسی و مہربان پادری بابو ایل پرتھوی لعل صاحب کی تحریک ہر دلعزیزی کے لئے تشکرانہ خیر مقدم کرتے ہیں خدا اجر توفیق عطا فرمائے۔

بھگوانداس فرشتہ جلال پور ضلع فیض آباد

پادری عبد الحق اور شیخوپورہ

مورخہ ۲۳ و ۲۴ فروری ۱۹۲۴ء پادری عبد الحق صاحب مشہور مناظر اور لیکچرار پادری ایچ۔ سی جیمس صاحب ڈی ڈی کی دعوت پر بمقام شیخوپورہ تشریف لائے تھے شہر اور نئی منڈی کے درمیان لیکچروں کے اجلاس کے لئے ایک شامیانہ استادہ کیا گیا۔ شہر اور نواح میں باقاعدہ ڈھنڈورہ دلایا گیا۔ ہر دو ایام میں شہر کے رئیس امرا و وکلاء اور دیگر ارباب عقل اصحاب کی تعداد کافی تھی۔ پہلے دن بروز سنیچروار پادری عبد الحق صاحب لیکچر الوہیت مسیح پر تھا۔ پادری صاحب نے کلام حق اور فلسفہ اور منطق کے دریا بہا دیئے۔ تقریر میں فصاحت اور ربط کلامی کا وہ عالم تھا کہ سامعین کی رگیں پھول گئیں۔ اور کیا مجال کہ دانت ہلائیں۔ پورے دو گھنٹے لوگ حیرت کے عالم میں ہو کر پادری صاحب کے بشاش اور نورانی چہرہ کو تکتے رہے۔

دوسرے دن بروز اتوار پادری صاحب کا مضمون مسیح کا کفارہ تھا۔ لوگوں کو کافی اطلاع تھی کہ مضمون کفارہ ہوگا۔ اور تمام دفتر بھی بند تھے۔ اس لئے جلسے میں بی۔ اے والوں کی تعداد بھی کافی تھی اور حضرات احمدی بھی بغلوں میں بستے دبائے اکڑے ہوئے۔

اس دن پادری صاحب نے کفارہ کی صداقت اور اثبات پر دلائل کے پُر از لطف طومار کھولدیئے شروع میں گناہ کی عالمگیر خرابی اور اُس کے خلاف انسانی حکمت پر پادری صاحب نے نہایت ہی فصیح اور عالمانہ تقریر سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اور بعد میں پادری عبد الحق صاحب نے کلام اور فلسفہ اور منطقیانہ تقریر سے ثابت کر دیا کہ انسان کی نجات محض کفارہ مسیح سے ہو۔ لیکچر کے اختتام پر احمدیوں نے ایک کاغذ پیش کیا جس پر چند اعتراضات کفارہ پر لکھے ہوئے تھے اور پادری صاحب نے فوراً سے پہلے جوابات رسید کئے اور جواب الجواب کے لئے کیا مجال کہ کوئی ہونٹ تو ہلائے۔ جلسے کے اخیر پر احمدیوں نے صرف اتنا کہا کہ ہمارے ساتھ تاریخ مقرر کرو تو کسی عالم کو منگوائینگے۔ اور پادری صاحب نے بھرے جلسے میں بلند آواز سے کہا کہ کسی اچھے سے اچھے اور لائق عالم کو بلائیں۔ تاکہ پھر موقع پر نہ کہو کہ ہم کسی اور کو بلائینگے۔ تاریخ مباحثہ اور قواعد مباحثہ ڈاکٹر جیمس صاحب کی صلاح پر چھوڑا گیا ہے

آخر میں ناظرین نور افشاں سے التماس ہے کہ آپ سب پادری عبد الحق صاحب کی صحت جسمانی اور تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔ واقعی خدا نے اس ملک کو ایک ایسا مناظر دیا ہے جس کی گولا باری سے کسی مخالف کو تاب نہیں فقط۔

پادری۔ بوٹا مل جنڈیالہ شیر خاں۔

فرانس کے سکہ فرانک کی قیمت برابر گر رہی ہے اس سے فرنچ گورنمنٹ میں شورش ہو رہی ہے ہر چند تدبیریں کی جارہی ہیں مگر فرانک کی قیمت نہیں بڑھتی ٭

نُورافشاں

مطبوعہ ۲۱ مارچ ۱۹۲۴ء

مدرسہ علم آلہی سہارنپور سے آواز

سہارنپور علم آلہی کے مدرسہ کے پروفیسر صاحبان کی طرف سے کلیساؤں کے نام اپیل مخزن مسیحی مطبوعہ ۱۵ مارچ میں شائع ہوئی ہے جو جنرل اسمبلی ناگپور ۱۹۱۰ کی قرارداد پر مبنی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ایک سال کے ماہ اپریل کا پہلا اتوار سہارنپور علم آلہی کے مدرسہ اور اس کے کام کے لئے بغرض خاص دعا . . . . خاص کیا جائے اس روز عبادت خانوں میں مدرسہ مذکور اور طلبا اور وہاں کے کام کے لئے دعائیں کی جائیں۔ وعظ سنائے جائیں اور اس مدرسہ کے لئے چندہ لیا جائے۔

اب تک کلیسیائیں وفاداری سے ہر سال کے اپریل کے پہلے اتوار کو اسی بلاہٹ کا جواب دیتی رہیں۔ مگر اس سال مدرسہ مذکور کی ضرورت اور زیادہ بڑھ گئی ضرورت کے بڑھجانے سے علم آلہی کے مدرسہ کے لئے دعا اور امداد کی ضرورت بھی بڑھ گئی۔ کلیساؤں کو نہ صرف مدرسہ کی ضروریات کی مرافعت کے لئے زیادہ کرنا ہے۔ بلکہ مدرسہ کے طلبا کی مدد کے واسطے زیادہ دینا ہے۔ نہ صرف روپے دینے ہیں۔ بلکہ کلیساؤں نے اپنے فرزندوں کو بھی خداوند کی خدمت میں دینا ہے۔

ہماری سمجھ میں دعوتِ عمل کا وقت آگیا ہے وہ اصحاب جو مدرسہ علم آلہی کی ضرورت سے آگاہ ہیں۔ اُن کا فرض اس کی تکمیل کے لئے انہیں پکار رہا ہے۔ مسیحیوں کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ مدرسہ مذکور کی ضرورت تمام ہندوستان کے مسیحیوں کی ضرورت ہے۔ یہ نبیوں کا مدرسہ ہے جنکی تمام ہند کو ضرورت ہے۔ یہ اُن لوگوں کا مدرسہ ہے جنہوں نے اپنی تمام زندگیاں خدا کی اور ہند کی دینی خدمت کے لئے دیدی ہیں۔ یہ اُن لوگوں کا مدرسہ ہے جنہوں نے مسیحیت کی صداقت کے علم کی ہندوستان میں علمبرداری کرنا ہے جنکی خدمات اور جان نثاریوں سے آنے والی کلیسیا نے بننا ہے۔ یہ مدرسہ ہندوستانی مسیحیوں کی مسیحیت کا محافظ و نگہبان ہے۔ اس کی ضروریات کی مرافعت ہر ایک مسیحی کا مقدس فرض ہے۔ اس کے لئے سال میں ایک دن کا چندہ کچھ چیز نہیں۔ اس کے لئے زندہ دل مسیحیوں کے عطیات ہمیشہ جاری رہنے چاہئیں دعا سے۔ روپیہ سے۔ کپڑے سے مسیحی انبیاز ادوں کی ہمیشہ مدد ہونا چاہئے ہمیں یقین ہے کہ سہارنپور کے مدرسہ علم آلہی کی یہ دھیمی پُر زور آواز ہر ایک مسیحی کے کان تک پہنچیگی۔

ضمیمہ ہٰذا میں ہم ایک کوڑھی مسیحی ساکن ترنتارن ضلع امرتسر پنجاب کی رویتوں کا ذکر کیا چاہتے ہیں۔ ترنتارن کے کوڑھی خانہ کے مہتمم صاحب نے اُن رؤیتوں کو تحریر کرواکر بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجا ہے۔ صاحب ممدوح نے لکھا ہے کہ ان کو شائع کیا جائے۔ وہ کوڑھی سن رسیدہ مگر نہایت اعلیٰ درجہ کا روحانی شخص بتلایا گیا ہے۔ اس کا نام نیاز اللہ ہے جس کے بہت دن زندہ رہنے کی امید نہیں ہے مہتمم صاحب نے بکمال کوشش کرکے اُس کی رؤیتوں کو تحریری لباس پہنایا ہے۔ ان رؤیتوں میں سے بعض رؤیتیں ناظرین نورافشاں کی آگاہی کیلئے درج اخبار ہونگی۔ آج ہم پہلی اور دوسری رویا درج اخبار کرتے ہیں۔

سوراجیہ کے عیسائی طالبونکو ٹونس۔ ذیل

میں ہم ایک مسلم بہن کے مسیحی ہونے کی حکایت ہندو اخبارات کی زبانی سنا کر مسیحی سوراجیہ کے عاشقوں کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ ہندو دوستوں کی چالوں کو اب بھی سمجھ جائیں معاملہ مسلمانوں اور مسیحیوں کا ہے جو دونوں ایک باپ کی اولاد اور واحد مذہب کو ماننے والے ہیں۔ مگر ہندو دوست اس معاملہ سے اپنا اُلّو سدھا کر رہے ہیں۔ اس مذہبی معاملہ کو سیاسی رنگ دے رہے ہیں۔ ملاپ اور بندے ماترم مطبوعہ ۱۹ مارچ میں ذیل کا مضمون شائع کرکے سوراجیہ کے زمانہ کے گل کھلا رہے ہیں۔ عیسائیو سوراجیہ کے راگ گانے چھوڑ دو۔ ہندو دوستوں کے طرزِ عمل [illegible] ابھی سوراجیہ کے معنے سمجھ لو۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔ ایڈیٹر

ڈیرہ اسمعیل خاں میں عیسائی مشنری لیڈیوں کی چالیں

ایک معزز گھرانے کی مسلمان لڑکی کس طرح عیسائی بنائی گئی۔

مولوی نور بخش صاحب وکیل کے ایک معزز رشتہ دار صاحب کی ایک لڑکی کو جبکہ وہ مشن ہسپتال میں زیر معالجہ تھی مشنریوں نے اپنے اثر میں لیکر اُسے عیسائی بنالیا ہے۔ ممکن ہے عنقریب عیسائیوں کے اس فعل کے برخلاف پورے طور سے ایجی ٹیشن پیدا ہو۔ کیونکہ میونسپل زنانہ ہسپتال میں کوئی لیڈی ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے ہندوؤں اور مسلمانوں کی عورتیں اپنے نسوانی امراض کے علاج کے لئے اسی مشن ہسپتال میں جاتی ہیں۔ اگر اس ہسپتال کے کارپرداز ان عورتوں کے علاج کی آڑ میں اپنے عیسائی مذہب کے جال کو پھیلائے رکھیں تو یہ عورتوں کے دین و دھرم پر ناقابل برداشت چوٹ ہے۔ اگرچہ لڑکی کے وارثوں کی طرف سے ڈپٹی کمشنر، کپتان پولیس، مسٹر گائیڈر (پرنسپل مشن سکول) کے پاس شہر کے ہندو اور مسلمان رؤسا کے ڈیپوٹیشن لے کر گئے مگر انہیں بے نیل و مرام واپس آنا پڑا۔ انہوں نے اپنی مناسب جد وجہد کو قطعاً نہ چھوڑا

اور آخر میں فیصلہ ہوا کہ لڑکی مذکور کے خاوند صاحب (جو کہ ریاست بہاولپور میں تحصیلدار گریڈ کے افسر ہیں) بنفس نفیس تشریف لائیں تو ہسپتال مذکور کے انچارج اُسے واپس کرنے میں کوئی عذر نہ کریں گے چنانچہ اُس لڑکی کے خاوند کو بلا کر ہسپتال میں بازو لینے کے لئے بھجوایا گیا۔ مگر وہ اس بات پر بھی برقرار نہ رہے۔ اور اُنہوں نے مزید پندرہ دن تک لڑکی کا بازو نہ دے سکنے کا بہانہ پیش کیا۔ وارثوں کے لئے اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہا۔ کہ باضابطہ دعوےٰ دیوانی دائر کر کے بازو ند کو واپس حاصل کریں۔ امید ہو کہ تمام حالات عدالت میں کُھلینگے کہ یہ مشنری لیڈیاں باقاعدہ کپتان پولیس کی مہربانی سے اور ڈپٹی کمشنر اور گارڈ صاحب کے ایماء سے مواضعات میں پولیس گارڈ ساتھ لیکر عیسائی مذہب کی تبلیغ واشاعت کے لئے جایا کرتی ہیں+

پہلا درشن

میں رات کے وقت آسراپور کے میدان میں کھڑا تھا کہ دیکھو آسمان پر بڑی بھاری روشنی چمکی۔ یہانتک کہ زمین روشن ہوگئی۔ جب میں آسمان کے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ یہ روشنی کہاں سے آ رہی ہے۔ تو دیکھو پیچھے سے غبارہ چڑھا آتا تھا۔ وہ ریل کی مانند ہوا میں تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ جب خداوند نے مجھے زمین پر کھڑے دیکھا تو اُنہوں نے غبارہ نیچے زمین کے نزدیک اُتار لیا اور ہسپتال کے پیچھے پھاٹک کے نزدیک ہوا میں کھڑا کر دیا۔ میں پاس جا کھڑا ہوا۔ غبارہ شیشے کا تھا۔ بلور کی طرح چمکتا تھا غبارے کے چاروں طرف خوبصورت رنگ برنگ کے کاغذوں کے ٹکڑے کاٹ کر لگائے ہوئے تھے۔ جھلمل جھلمل پڑی ہو رہی تھی۔ غبارے کے ایک طرف سلامی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ غبارے کے اندر دروازے کے پاس مبارک خداوند کرسی مبارک پر سفید یورپین لباس پہنے ہوئے بیٹھا تھا۔ سر ننگا تھا۔ سامنے میز لگی ہوئی تھی۔ جس پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی اور پر دفتر کھلا ہوا تھا۔ دوات بھی رکھی ہوئی تھی۔ میز پر بلوری شمعدان روشن تھا۔ خداوند کے ہاتھ میں قلم تھی جس سے آگے جُھکے ہوئے دفتر پر لکھ رہا تھا۔ جب میں یہ سب کچھ دیکھ چکا۔ خداوند نے دروازہ بند کر لیا۔ اور غبارہ ہوا میں بلند ہوگیا اور آگے بڑھا۔ خداوند نے میرے سامنے ہسپتال کے اوپر خوب زور زور سے چکر لگائے جو کہ خوشی کا نشان تھا۔ خداوند کے غبارے کے خوبصورت کاغذ فر فر کر رہے تھے تب غبارہ آگے نکل گیا۔ خداوند کے غبارے کی بیاں بھی شعاعیں پڑ رہی تھیں۔ وہ مشرق سے آئے اور مغرب کی طرف جہاں سورج غروب ہوتا ہوتا ہے گئے۔ یعنے کنعان کے ملک کو۔ یسوع نے میرے ساتھ کیسے بڑے بڑے سلوک کئے ہیں۔

دوسرا درشن

میں آسراپور میں مس بوس کے احاطے میں کھڑا تھا کہ دیکھو آسمان پر بڑی بھاری روشنی چمکی۔ جیسے گیس کی روشنی ہوتی ہے اور آسمانی گاڑیاں ہوا میں ایک ساتھ بڑی دور تک گذر گئیں۔ اُن کے پیچھے بڑی فوج فرشتوں کی تھی۔ جو کہ سفید مہین کتانی جامے پہنے ہوئے۔ اُن کے کندھوں پر دو دو سفید پر تھے۔ چہرے لال سُرخ تھے۔ ہاتھوں میں ننگی اور چمکتی ہوئی تلواریں کھینچے ہوئے سفید رنگ جو عدل کا نشان ہو۔ پہنے ہوئے اُڑ رہے تھے۔ وہ زمین کے بالکل نزدیک ہو کر گذرے کہ میں اُنہیں خوب اچھی طرح دیکھ سکتا تھا وہ پروں کا ایسا فنور کرتے تھے جیسے ٹڈی دل کا ہوتا ہے۔ دھکے پر دھکا پیچھے سے لگ رہا تھا۔ فوج پر فوج چڑھی آ رہی تھی۔ میں خوش ہو کے بولا دیکھو پلٹنیں کی پلٹنیں آگئی ہیں۔ قریباً آدھ گھنٹہ یہی آسمانی کام جاری رہا۔ زمین روشن ہو رہی تھی۔ یہ ایسی تیزی کے ساتھ گذرے کہ گویا اُنہیں جرنیل حکم ملا ہے۔ وہ مشرق سے تشریف لائے اور مغرب کی طرف جہاں سورج ڈوبتا ہے گئے۔ یعنے کنعان کے ملک کو۔ واضح ہو کہ آسراپور قیامت کی جگہ مقرر ہوئی ہو اور بادشاہ کی شاہ راہ۔

یسوع نے میرے ساتھ کیسے بڑے بڑے کام کئے ہیں+

دنیا کا سب سے بڑا بحری دیو

عصر حاضر میں جہاز سازی اور جہاز رانی کے فنون نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اس شعبہ میں اہل مغرب نے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ جہاز رانی کی کرشمہ سازیاں اگر دیکھنی منظور ہوں تو یورپ اور امریکہ کے کسی بندرگاہ پر جا کر دیکھیئے۔ وہاں ایسے بڑے بڑے جہاز نظر آئینگے جن پر جزیروں کا گمان ہوتا ہے۔ اکثر ایسے جہاز ملینگے جن میں مسافروں کو ریلگاڑی سے اُترنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی یعنی پوری قطار مع انجن کے جہاز پر آجاتی ہے۔

انگلستان کے مایہ ناز جہاز "مجسٹک" کو ہمنے اڈمیرل (امیرالبحر) بیٹی کی وساطت سے بحیرۂ روم میں دیکھا ہے۔ دوران گفتگو کپتان جہاز نے ہم نے بیان کیا کہ "مجسٹک" دنیا کا سب سے بڑا بحری جہاز ہے جس کا وزن ۵۶۵۵۱ ٹن ہے۔ لیکن اہل امریکہ نے گذشتہ ماہ جولائی میں



اسی لاکھ ڈالر کی لاگت سے ایک نیا جہاز تیار کیا ہے۔ جس کا نام "لیوی ایتھن" ہے۔ جس کے سامنے یہاں "مجسٹک" کی کوئی حقیقت نہیں۔ اہلِ امریکہ "لیوی ایتھن" پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔ "لیوی ایتھن" کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

طول	۹۵۰	فٹ
عرض	۱۰۰	"
بلندی	۱۸۰	"
وزن	۵۹۹۵۷	ٹن
طاقت	ایک لاکھ گھوڑا	
بائلر	۴۰	عدد
کشتیاں	۳۰	"
ڈیک	۹ عدد رقبہ ۷½ ایکڑ	
گنجایش مسافران درجہ اول	۹۷۳	نفوس
گنجایش مسافران درجہ دوم	۵۴۸	"
گنجایش مسافران درجہ سوم	۴۴۹	"
گنجایش مسافران درجہ چہارم	۱۳۳۴	"
ملاح اور خلاصی وغیرہ	۱۷۰۰	"

"لیوی ایتھن" کے ایک سفر (امریکہ سے یورپ تک) کے لئے حسب ذیل رسد وغیرہ کی ضرورت ہے

انڈے	۸۰۰۰۰		قیمت	۱۹۹۹	ڈالر
سیب	۶۰۰	بکس	"	۱۸۰۰	"
مکھن	۱۵۰۰۰	پونڈ	"	۵۸۵۰	"
مربے وغیرہ	۲۰۰۰۰	"	"	۴۰۰۰	"
گوبھی	۲۰۰۰۰	"	"	۶۰۰	"
دودھ	۲۰۰۰	ڈبے	"	۴۰۰	"
آٹا	۷۰۰۰۰	پونڈ	"	۲۸۰۰	"
گوشت	۱۸۶۰۰۰	"	"	۳۳۴۸۰	"
ہیم	۲۰۰۰۰	"	"	۴۶۰۰	"
شاٹر	۶۰۰۰۰	"	"	۲۴۰۰	"
مچھلی	۵۶۰۰۰	پونڈ	قیمت	۸۴۰۰	ڈالر
چینی	۱۶۰۰۰	"	"	۱۵۰۰	"
انگور	۲۰۰۰	"	"	۴۰۰	"
گاجر	۱۴۰۰۰	"	"	۲۴۵	"
نارنگی	۴۰۰	ٹوکرے	"	۱۶۰۰۰	"
سگریٹ	۲۵۰۰۰		"	۵۲۵۰	"
آلو	۱۶۰۰	پونڈ	"	۱۹۲	"
تمباکو	۲۲۴۰	"	"	۴۸۶	"
چاء اور کافی	۳	ٹن	"	۱۹۵۰	"

چوہدری

خدامِ دین

بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ اکثر ہمارے جن بھائیوں کے سپرد مسیحی خدمت کا کام ہوتا ہے وہ اپنے فرائض پورے کرنے میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ بعض تو ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے اور بعض کوتاہ اندیشی اور کجروی کے باعث اور بعض اور کئی قسم کی خرابیوں کی وجہ سے۔ لہٰذا ہمارے خیال میں جو لوگ خوشخبری کی منادی کرنے والے ہیں یا تیار ہو رہے ہیں اُن کو کم از کم ذیل کی باتوں کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔

سب سے پہلے مسیحی خادم کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ خود مسیح پر پورا ایمان رکھتا ہو اور اُس کا چالچلن مسیحی چالچلن ہو۔ ورنہ اس کے لئے خوشخبری کی منادی کرنا واجب نہیں۔

مسیحی خادم کے لئے ضروری ہے کہ اُسکو بلند حوصلگی، خود انکاری، خود نثاری کا پاس ہو۔ اپنی خوشی کو ہیچ سمجھتا ہو اور مسیح کی عزت کی خواہش مقدم رکھتا ہو۔ صدقدلی سے خدا کی طرف ہدایت کے لئے دیکھتا ہو۔

سرگرمی اور عزت مندی سے کام کرنے والا ہو مگر ایسی سرگرمی اور غیر تندی اختیار نہ کرے کہ تحمل مزاجی کو بالائے طاق رکھے۔ اپنے نجات دہندہ کی طرف خیال کرنا چاہیے کہ وہ کیسی تحمل مزاجی سے کام کیا کرتے تھے۔ ایک طرف تو وہ نہایت ہی جوش و خروش سے کام کر رہے ہیں۔ دوسری طرف نہایت ہی نرم گفتار سے کام لے رہے ہیں۔ کسی بیمار کو شفا بخشتے ہیں یا کسی مُردے کو زندہ کرتے ہیں تو بھی کہتے ہیں کہ بیٹیا جا پھر گناہ نہ کرنا۔ کبھی نرم کلامی سے یوں کہ تیرے ایمان نے تجھے اچھا کیا۔ جیرس کی بیٹی کو زندہ کیا تو کہا اسے کچھ کھانے کو دو۔ لعذر کو زندہ کیا تو کہا اُسے کھول دو اور جانے دو۔ الغرض کہ مسیح نے ہمیشہ اسی طرح تحمل مزاجی دکھائی اور ہمارے لئے نمونہ چھوڑ گئے۔ اُسی کے نام کی جے۔

ہر ایک آدمی سے کلام کرنے سے پیشتر اس کی لیاقت کا اندازہ کر لینا چاہیے جس لیاقت و درجہ کا مخاطب ہو اُسی لیاقت سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہر ایک آدمی سے حلیمی اور سنجیدگی سے صلح کل ہو کر کلام کرنا چاہیئے۔ اکثر ہمارے نوجوان اصحاب ایسے گستاخانہ کلام سے کام کرتے ہیں کہ سننے والے فوراً متنفر ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی تیزی طبع سے دوسرے آدمی کو قائل کر کے مسیح کے پاس لا سکتے ہیں۔ مگر یہ طریقہ کسی قدر غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ مسیحی مذہب کی صداقت سمجھانے سے کبھی نہیں سمجھائی جا سکتی تاوقتیکہ متلاشی خود منصف مزاجی سے حق کی محبت میں ہمہ تن مصروف نہ ہو۔

پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں پاؤں کے نیچے روندیں اور پلٹ کر تمہیں پھاڑیں متی ۷:۶۔ پس بحث سے کسی شخص کو مسیح کے پاس لا

کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ اگر کوئی مکاری سے بحث کرنا چاہے آپ انکار کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی صداقت کی تلاش میں ہو تو اُسکو بڑی خوش کلامی سے سمجھانا چاہیے۔

مسیحی خدمت میں سب سے بڑا نقص فی زمانہ عجلت ہے جس سے کام میں اکثر ادھورا پن رہتا ہے۔ پس اصطباغ سے پہلے متلاشی کو اچھی طرح تعلیم دے لینا چاہیے

مسیحی خادم بفضل مسیح۔ شانتی نگر

گناہ

اس نقطہ سے تو ہم سب مانوس ہیں اور شاید کوئی قوم۔ ملک۔ زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ اس کا چرچا نہ ہوا ہو اور لوگوں نے گنہگار اور بے گناہ کا نام نہ سنا ہو۔ ہر مذہب نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس سے بچنے اور چھوٹنے کے مختلف طریقے اور علاج بتائے ہیں مجھے اس وقت ان سے کچھ سروکار نہیں۔ صرف انجیل کے رو سے اس مسئلہ کا ذکر کیا چاہتا ہوں۔ نہ بحث مباحثے کی غرض سے نہ دیگر مذاہب پر حملہ کرنے یا اُن کی نکتہ چینی کی غرض سے بلکہ ایک تو تبادلۂ خیال سے اور کچھ فائدہ عام کی خاطر اس تعلیم کو حاضرین کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ غالباً جتنے ہم حاضر ہیں وہ اس امر میں میرے ساتھ متفق ہونگے کہ ہماری موجودہ خستہ حالت اور مصیبت ہمارے یا ہمارے آباواجداد کے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ گو ہم اس پر متفق نہ ہوں کہ یہ کیسے ہوا۔

ازروئے انجیل گناہ خدا کی یا اُس کی شرع کی مخالفت یا اُس سے عدم مطابقت ہے۔ پس جہاں تک انسان کو خدا کی ذات اور اُس کی شریعت کا علم و عرفان ہوگا اُسی نسبت سے گناہ کا علم ہوگا۔ کیونکہ اگر خدا کی ذات اور اُس کی شریعت کا علم ہی نہیں تو اُس کی مخالفت یا مطابقت کہاں رہی۔ خدا کی ذات کا مکاشفہ کچھ تو انسان کی ضمیر میں پایا جاتا ہے جس میں ذمہ داری کا احساس ہے اور یہ احساس ہی ایک حاکم عادل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کچھ مکاشفہ الٰہی کائنات میں پایا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ وضاحت کے ساتھ الہامی کتابوں میں ہے۔ پس جو لوگ اپنی ضمیر کی ہدایت اور آواز پر عمل کرتے۔ جو کائنات اور فطرت عالم کا مطالعہ بغور کرتے ہیں اُن کو گناہ کا احساس ایک درجے تک حاصل ہوتا ہے اسی طرح سے شریعت الٰہی کا مکاشفہ کسی قدر تو انسان کی ضمیر میں ملتا ہے۔ کیونکہ ضمیر حق کی تائید اور ناحق کی تردید کیا کرتی ہے۔ پس ضمیر کو حق و ناحق کی پہچاننے یا تمیز کرنے وال قوت نہیں سمجھتا ورنہ حق و ناحق کے بارہ میں سارا اختلاف مٹ جاتا۔ ضمیر ایک نور یا علم یا شرع پر دلالت کرتی ہے۔ جو بتلاتی ہے کہ فلاں حق ہے اور فلاں ناحق اس علم و نور کی بنا پر ضمیر کا کام شروع ہوتا ہے کہ جس علم نے کسی شے کو حق کہہ دیا۔ ضمیر نے اُس کی تائید شروع کر دی خواہ وہ امر غلط ہی کیوں نہ ہو اور جس کو اُس علم نے ناحق کہہ دیا ضمیر نے اُس پر تردید و ملامت کرنی شروع کر دی۔ اسی وجہ سے ایک مذہب کا دینہ ار شخص جس بات کو حق سمجھتا ہے اُسی کو دوسرے مذہب کا دینہ ار شخص ناحق سمجھتا ہو اور وہ دونوں اپنی ضمیر کی پیروی کرتے ہیں۔ (باقی باقی) جے علی بخش

ضرورت

ایک ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو پاس شدہ ہو اور مسیحی خدمت کا شوق رکھتا ہو تنخواہ شروع میں ۵۰ روپیہ اور مکان بھی ملیگا۔ المشتہر

پادری جے سی میلیسن سی۔ ایم۔ ایس سکندرا۔ آگرہ

انجمن بشارت مسیح

مسیحی ناظرین کرام پڑھ کر خوش ہونگے کہ حالات زمانہ سے متاثر ہو کر اس نام کی ایک انجمن جس کا مقصد مسیحیت کی صداقت غیر مذاہب کے لوگوں پر ظاہر کرنا ہوگا۔ حال ہی میں قائم کی گئی ہے۔ اس کے صدر فخر قوم جناب پروفیسر سراج الدین صاحب بی۔ اے ہیں۔ ایک کارکن کمیٹی ہے اور ایک جنرل کمیٹی مفصل کیفیت بعد میں شائع کی جائیگی۔ سردست شائقین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ انجمن مذکور کی طرف سے لیکچروں کے سلسلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ لیکچر ۳۱ مارچ سے لیکر ۵ اپریل تک فورمن کرسچن کالج ہال لاہور میں شام کے وقت ہوا کرینگے۔ جو مسیحی حضرات تشریف لا سکیں ضرور اس موقع پر حاضر ہو کر مستفید ہوں۔

تفصیل ان لکچروں کی حسب ذیل ہے۔

تاریخ	مضمون	صاحب تقریر
۳۱ مارچ	بائبل کلام اللہ	پادری ایس۔ ایم۔ پال صاحب
یکم اپریل	بائبل کی اصلیت اور اعتبار	پادری جے علی بخش صاحب
۲ اپریل	الوہیت مسیح و تجسم خدا	پادری عبدالحق صاحب
۳ اپریل	ینابیع المسیحیت	پادری غلام مسیح صاحب
۴ اپریل	نجات	پادری ایس۔ ایم۔ پال صاحب
۵ اپریل	حدوث روح و مادہ	پادری عبدالحق صاحب

ممکن ہے اس ترتیب میں کچھ تبدیلی کرنا پڑے۔ اس کی اطلاع آئندہ پرچہ میں دی جائیگی۔ تمام مسلمان اور ہندو بھائیوں سے خاص طور پر التماس کی جاتی ہے کہ وہ ضرور ان لیکچروں میں تشریف لائیں۔ بعد از اختتام لیکچر ایک گھنٹے تک سوال و جواب بھی جاری رہیگا۔ شرائط مناظرہ عنقریب تمام غیر مسیحی پرچوں میں اشاعت کے لئے بھیجی جائینگی۔ تبادلۂ خیالات سے استفادہ کرنے کا عمدہ موقع

ضرور تشریف لائیں اور جلسوں کی رونق بڑھائیں۔

جو مسیحی احباب ان لیکچروں کے متعلق خرچ اخراجات میں کمیٹی کی امداد کرنا چاہیں وہ اپنا عطیہ ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا لیکچروں کے بعد اس انجمن کو مستقل بنانے کے لئے ایک اپیل برائے امداد شائع کی جائیگی۔ فی الحال جس قدر دینا چاہیں دیں۔ مہربانی ہوگی۔

احقر۔ الیف نجم الدین سکریٹری انجمن بشارت مسیح معرفت پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

محبّت وصداقت

از نظم کپتان بھگوانداس کشتہ

میرا دل ایک سلطنت ہو جو محبت وصداقت کے بے بہا جواہرات سے مالا مال ہے محبت وصداقت ایسے ماہتاب ہیں جنکی ہلکی ٹھنڈی روشنی سے میرے دل کی تاریک سلطنت ہر وقت روشن رہتی ہے محبت کی صفات مثلِ کواکب ہیں جنکی دھیمی مگر دلکش چمک سے میرا خانۂ دل منور ہوتا ہے۔ اس پر رونق وسیع سلطنت کی ملکہ کون ہے؟ اس کی ملکہ ایک حسن صورت حسن سیرت دیوی ہے۔ اس بلند اقبال دیوی کے طالع میں روزِ ازل سے حکمرانی لکھی ہے یعنی وہ تمام حسینانِ جہاں کی سردار ہے مملکت حسن کی عنانِ حکومت اسی کی نیکی مجسم ہے۔ عقل حلم نیکی۔ علو ہمتی۔ خُلق یہ سب کے سب اس کی جلو میں صف بستہ رہتے ہیں۔ اس حُسن وخوبی کی خیرہ کن شعاعیں مجھے دل میں جو اسی کا دارالحکومت ہے ہر وقت مثل منور ستاروں کے چمکتی نظر آتی ہیں +

میرا دل ایک وسیع میدان ہے۔ اسے ایک پُر فضا نزہت افزا گلستان بنایا گیا ہے۔ اس گلشن کو محبت وصداقت کے زنگا رنگ پودوں۔ بوٹوں سے پُر بہار بنایا گیا ہے۔ اس دلکشا گلستانِ بے خزاں کی مالن کون ہے؟ اس کی مالن وہی محبت وصداقت ہے جو اپنے پیارے نازک راحت رساں ہاتھوں سے اس گلشن حیات کے مزروعہ نیکی کے پودوں کو سینچتی ہے۔ اور اس کی آبپاشی سے روز افزوں نشو ونما پاتے ہیں۔ اپنے جانفزا باغ کو شادابی بخشتی ہے محبت کے سینچے ہوئے تر و تازہ گلوں کی بھینی بھینی معطر (سانس) جو نسیم کے نرم دھیمے جھونکوں میں بسی ہوئی مجھ تک پہنچتی ہیں۔ میرے پریشان دماغ کو تر و تازہ کرتی ہیں۔ اور میرے ہر ایک رگ وپٹھے میں سماتی ہیں۔

آ۔ او میرے روح پرور باغ کی مقید حیات مالن۔ میری روح رواں میرے دل کی ملکہ آ۔ جلد آ۔ اس وقت میرا حال دیکھ۔ میرے درد آشنا دل اس قابل محبت مرکز عبادت حقیقی خدا کی...... مضطرب ہو رہا ہے۔ (درشتہ)

ہماری معلومات

رسالہ صوفی جنوری کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ

ترکی علاقہ میں اب حرم خانوں کا رواج نہیں اور وہاں ایسے خاوند کم ملینگے جنکے کئی بیویاں ہیں۔ ترک خاوند اپنی بیوی کی موجودگی میں دوسری عورت کی جانب توجہ بھی نہیں کرتے۔ موجودہ ترکی میں لوگ اس شخص کو پسند نہیں کرتے جس کے ایک سے زاید بیوی ہو۔ قانون اور آئین کے لحاظ سے تو سب لوگوں کو چار بیویاں کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن عملاً ایک سے زائد بیوی کے خاوند شاذ و نادر ہی ہیں۔

مسلمان اصحاب بتائیں کہ ترکوں کا طرز عمل مسیحیت پر ہے یا اسلام پر؟ خود مسلم صاحبان ایک سے زائد بیوی کے خاوند کو ناپسندیدہ نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ تو کثرت ازدواج کو جو پسند کرتا ہے وہ رہتا کہاں ہے؟

الفضل قادیان (۱۱ مارچ) رقمطراز ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔ لاہور اور پنجاب کے دیگر حصص میں طاعون کے خوفناک سیاہ پودے پھر بار و بر لا رہے ہیں۔ لاہور میں اس کی گرم بازاری ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) طاعون کے زمانہ میں بعض ہدایات فرمایا کرتے تھے۔ منجملہ ان کے ذیل کے امور خاص طور سے قابل توجہ ہیں۔ . . . (۵) جہاں طاعون رونما ہو وہاں کی آبادی شہر سے باہر قیام کریں۔ الخ"

اب دونوں امور مرزائی صاحبان کے مسلمہ ہیں کہ (۱) لاہور میں طاعون کی گرم بازاری ہے اور (۲) مرزا صاحب کی ہدایت ہے کہ لاہور کی آبادی سے باہر قیام کرنا چاہیے۔ لہٰذا ہم مرزائی صاحبان کی دونوں پارٹیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ کتنے "تابعین مرزا صاحب آپ کی اس ہدایت پر عمل پیرا ہیں اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کی تعداد فی صدی کتنی ہے۔ بچونکہ ہم قریبًا تمام واقف مرزائی صاحبان کو لاہور میں جبکہ وہاں طاعون زور سے رونما ہے آبادی کے اندر ہی مثل سابق چلتے پھرتے اور تمام کاروبار کرتے دیکھتے ہیں۔ اگر اس سوال کا جواب مرزائی صاحبان کی طرف سے نہ آیا تو دنیا سمجھیگی کہ مرزائیوں کے دلوں میں یہاں تک مرزا صاحب کی ہدایات کی قدر و منزلت ہے۔ مرزائیو اگر مرزا صاحب کے سچے پیرو ہو تو فورًا لاہور سے نکلجاؤ۔

کوکب ہند لکھنؤ (۰ مارچ) میں پادری جے۔ آر چیتامبر صاحب فرماتے ہیں کہ

"کئی برس ہوئے کہ میں نے کانفرنس میں اس ہی قسم کی ایک تجویز پیش کی اور کانفرنس نے اسکو

منظور بھی کر لیا۔ مگر ابھی تک اس کا کوئی نتیجہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور نہ شائد جلد ظہور میں آئے؟

ہم حیران ہیں کہ جب آجکل کی تہذیب کا خاصہ ہی یہ ہو گیا ہے۔ کہ سب کچھ تجاویز پیش اور پاس کرنے میں کیا جاتا ہے اور ان پر کبھی عملدرآمد نہیں ہوتا تو ایک تجویز کے پاس ہو کر عمل میں نہ آنے کی شکایت عبث ہے۔ اگر کانفرنس کی ان تمام تجاویز کی ایک فہرست بنائی جائے جن پر بعد از منظوری کبھی عملدرآمد نہیں ہوا تو شائد کانفرنس کی کارروائی میں کچھ قابل ذکر بات ہی نہ رہے۔ کیا ہماری انجمنیں اس جانب توجہ کریں گی۔ کہ ان ریزولیوشنوں کو اپنے رجسٹر سے نکال دیں جن پر باوجود منظوری کبھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ تاکہ حقیقت ظاہر ہو جائے۔

خان

لنڈن میں مسلم مشنریوں کا اسلامی وعظ

مشہور پادری بے واعظ۔ لار صاحب حال ہی میں انگلستان اور اس کے چند ایک ملحقہ ممالک سے واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ نے بدیافت فرمایا کہ میں نے لندن میں کسی مسلم مشنری یا مرزائی مبلغ کا چرچا نہیں سنا۔ صرف ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں چند ایک ہندو مسلمان صاحبان کے ہمراہ بیٹھا تھا کہ ایک مسلمان آیا اور غالباً یہ جانکر کہ میں پادری ہوں اسلام کی تبلیغ کرنے لگا۔ میں خاموش ہو کر سنتا رہا۔ ابھی تھوڑا ہی بولا تھا کہ مسلمان حاضرین نے اس سے کہا کہ لنڈن میں اسلام کو لانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس ہم بہت کچھ اسلام کی نسبت سن چکے۔ آپ مہربانی سے تشریف لے جائیے۔ اس پر وہ مبلغ بولا کہ میں تو آپ سے محض دوستانہ گفتگو کر رہا ہوں اسلام کی تبلیغ تو کوئی نہیں کرتا۔ پھر بھی مسلمان ہی بولے اور کہا کہ ہم بھی آپ سے دوستانہ طرز پر ہی کہتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ نہ کریں اور یہاں سے چلے ہی جائیں۔ تب وہ بیچارا مجبور ہو کر چل دیا۔ اس مختصر سی حکایت سے ظاہر ہے کہ ولایت میں ایک مسلم مشنری کی کیا قدر قیمت ہے۔ اس پر بھی اگر کسی مسلم مبلغ کو شکست خوردہ نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟

خان

باباجی کا تھیلا

تیز دوڑ۔ اب تک ایک میل کی دوڑ لگانے والوں میں ایک شخص پاؤ نورمی سب سے بڑھ گیا جس نے کہ اس مسافت کو ۴ منٹ اور ۱۰ سیکنڈ میں ختم کیا۔

پونڈ کی خوش نصیبی۔ ستمبر ۱۹۲۳ء میں جرمنی کے سکہ مارک میں جو حیرت انگیز تنزل رونما ہوا تھا اُس سے انگریزی سکہ پونڈ کی قیمت جرمنی میں ۲۰ لاکھ پونڈ کے برابر ہو گئی تھی۔

رنگروٹ۔ امریکہ میں ۱۹۲۱ء میں جس قدر رنگروٹ بھرتی ہونے کو آئے اُن میں سے نصف کے قریب ناقابل ملازمت (ان فٹ) ہونے کے باعث نامنظور کر دیئے گئے۔

سڑکوں کی مہربانی۔ شہر لنڈن میں گذشتہ پانچ سالوں کے عرصہ میں سڑکوں پر واقع شدہ حادثات سے ایک لاکھ آدمی زخمی ہو گئے۔

پارلیمنٹ۔ دار الامرا میں ۶۱۵ ممبروں کے لئے ۵۰۰ نشستگاہیں ہیں۔ اس لئے چند ایک کا مزید انتظام ہو رہا ہے۔ پبلک کے لئے ۲۱۹ نشستگاہیں ہیں۔ مگر حال ہی میں ایک اجلاس کے موقع پر ۲۳۸۲ اشخاص پبلک موجود تھے۔

ماہی بے آب۔ ۱۹۲۳ء میں برطانیہ کلاں میں ۱۶۹۳۱۵۴۹ ہنڈرڈ ویٹ مچھلی پکڑی گئی جس کی قیمت ۱۷۲۸۰۱۷۱ پونڈ ہے۔ اس کے مقابل ۱۹۱۳ء میں ۱۷۷۴۹۷۸۶ ہنڈرڈ ویٹ وزنی اور ۱۷۷۸۴۸۴۱۱ پونڈ قیمتی مقدار مچھلی کی پکڑی گئی تھی۔

چوہے نہ مارے تھے۔ ولایت میں بربادی مرشان کے ماتحت سب سے پہلی قانونی کارروائی مشرقی لنڈن کی ایک قوم کے خلاف عمل میں آئی۔ جسکو اپنی عمارات کو چوہوں سے پاک و صاف نہ رکھنے کے جرم میں ۵ پونڈ جرمانہ ہوا۔

ٹیلیفون۔ شہر لنڈن میں اب ۴ لاکھ ٹیلیفون استعمال ہو رہے ہیں۔

تاش کی ابتدا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے تاش کھیلنے کا رواج اٹلی میں شروع ہوا۔ مگر فرانس میں اس سے ذرا ہی پہلے کے سراغ بھی پائے جاتے ہیں۔

تعمیر پارلیمنٹ۔ موجودہ پارلیمنٹ کی عمارات کا نقشہ سر چارلس بیری نے جو کہ ۱۷۹۵ء میں پیدا ہوا ۱۸۶۰ء میں وفات پائی۔ بنایا تھا۔ تعمیر کا کام ۱۸۴۰ء میں شروع ہوا۔ دار العوام (ہاؤس آف کامنز) کا اپنی عمارات میں پہلا اجلاس ۱۸۵۲ء میں منعقد ہوا مگر دار الامرا (ہاؤس آف لارڈز) نے ۱۸۴۷ء میں اپنی عمارات حاصل کر لی تھیں جملہ عمارات ۹ گھماؤں رقبہ میں ہے۔ جس میں ۱۱۰۰ کمرے ۱۰۰ اسٹیرھیاں اور دو میل طویل برآمدے ہیں۔

بتاؤ وہ کیا ہے؟ جسے سب چاہتے ہیں کہ ہو مگر سب اُسے دور بھی کرنا چاہتے ہیں۔ بھوک۔

اچھا وہ کیا ہے؟ جو منہ پھیرو تو زمین گنا ہو جائے؟ ۲ کا ہندسہ۔

کشتے کھاؤ۔ پروفیسر فارنیوں نے ہلسنگفورس کی میونسپل لیبارٹری (یعنی کیمیاوی تجربہ گاہ) میں اس بات کا کہ کھانا پکانے میں برتنوں کا کس قدر حصہ کھانے میں حل ہو کر جزو خوراک بنجاتا ہے۔ تجربہ کیا۔ مختلف اقسام کے برتنوں میں کششش کو



تین گھنٹوں تک گرمایا لنے کے بعد اس کا تجربہ کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ لوہے کے برتن کا ½ اونس اُس کے خیرے میں ملگیا: تانبہ اس سے بیس گنا بہتر ثابت ہؤا اور نکل۔ ٹین۔ اور المونیم کم وبیش اس کے قریب قریب مفید پائے گئے ہیں۔ سب سے بدترین اینل اور عمدہ ترین پیتل نکلے۔

جنم دن۔ جنگ عظیم سے ایک سال قبل ایک لاکھ بچوں میں دس ہزار ایسے تھے جنہوں نے دوسرا جنم دن نہ دیکھا۔ یعنے سال کے اندر ہی مرگئے۔

بچھڑا۔ اے لوکینڈا میں افزائش نسل حیوانات پر خاص توجہ کی جاتی ہے۔ حال ہی میں ایک امریکین نسل کا ایک سانڈ سو ہزار پونڈ کو فروخت ہؤا ہے۔

حساب دان مندر۔ ایک مندر میں مندرجہ ذیل مربع ۳ ہزار سال سے منقوش چلا آتا ہے۔

۷	۱۲	۱	۱۴
۲	۱۳	۸	۱۱
۱۶	۳	۱۰	۵
۹	۶	۱۵	۴ = ۳۴

اس مربع پر نظر کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہر ایک لائن کو عمودی اور افقی جس سمت کو شمار کریں۔ حاصل شمار ۳۴ آتا ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھکر حیرت انگیز یہ بات ہے کہ جن چار متصلہ اعداد کو شمار کریں اس کا حاصل بھی ۳۴ ہوتا ہے۔ مثلاً

۷ + ۱۲ + ۲ + ۱۳ = ۳۴

۱۲ + ۱ + ۱۳ + ۸ = ۳۴

۱ + ۱۴ + ۸ + ۱۱ = ۳۴

علیٰ ہٰذالقیاس تمام مربع کی یہی حالت پائی جاتی ہے اس سے ہندوستانیوں کے قدیم علم ریاضی کا پتہ لگتا ہے۔

دنیا کی ریل۔ تمام دنیا میں جس قدر ریل کی لائن ہے اُس کا ۴۰ فیصدی حصہ اس وقت ممالک متحدہ امریکہ میں واقع ہے۔

میل لمبا دستخط۔ حال ہی پریزیڈنٹ کولج کے حضور میں ایک عرضی بدیں غرض پیش ہوئی ہے کہ ممالک متحدہ کو عدالت العالم میں شامل کر لیا جائے اس پر اتنے دستخط ہیں کہ پہلو بہ پہلو رکھنے سے ان کی لمبائی ایک میل ہو جاتی ہے۔

بازار اور بچے۔ ولایت میں محافظ بچگان ایک سوسائٹی ہے۔ اس نے دریافت کیا ہے کہ شہر لنڈن میں سنہ ۱۹۲۳ء میں جس قدر بازاری حادثات سے جانیں تلف ہوئیں ان میں سے بچوں کی تعداد ۲۳۳ ہے۔

جنوری دیوتا۔ ماہ جنوری رومیوں کے ایک دیوتا جَنس نامی سے منسوب ہے جس کی نسبت خیال تھا کہ سامنے اور پیچھے دونوں جانب دیکھتا ہے۔ یہی حال ہمارا ہے۔ جب جنوری کا مہینہ آتا ہے تو ہم سال گذشتہ کو الوداع کہتے اور سال آئندہ کا اِس کا استقبال کرتے ہیں اور یاد کرتے ہیں کہ پہلا سال کیا لے گیا اور اگلا سال کیا لایا ہے۔

نقشہ زمین۔ معلوم ہوا ہے کہ قدیم زمانہ میں مصری اور یونانی نقشہ کشی کا فن جانتے تھے۔ مگر سب سے پہلے انکسیمانڈر نامی ساکن ملطیاس نے ۵۷۰ قبل مسیح میں نقشہ تیار کیا تھا۔

گیس اور چینی۔ سینکڑوں سال گذرے کہ اہل چین قدرتی طور پر پیدا شدہ گیس کو جمع کر کے روشنی کے کام میں لاتے تھے۔ لیکن مغربی ممالک میں سب سے پہلے ولیم مرڈوک نے سنہ ۱۷۹۲ء میں اپنے گھر واقع ریڈروتھ کو کوئلہ کی گیس سے روشن کیا۔

خان

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

خبریں

سی۔ پی لیجسلیٹو کونسل نے جہاں سوراجی ممبروں کی اکثریت حاصل ہے تمام کا تمام بجٹ نامنظور کر کے خارج کر دیا۔ گورنمنٹ نے بہت مخالفت کی مگر کثرت رائے سے تمام بجٹ سوراجی ممبروں نے نامنظور کر دیا۔

پنجاب کونسل نے حکام کے سفر خرچ اور پیمائش اور بندوبست کے بجٹ میں ایک لاکھ ۴۹ ہزار ۴ سو ۴۴ روپے کی کمی کر دی۔

ولیعہد دتیا کی شادی مہاراجہ بلرامپور کی دختر سے بلرامپور میں ۷ ماہ حال کو منعقد ہوئی۔ مہاراجگان پٹیالہ۔ دھولپور۔ پنّا اور بہت سے یورپین احباب شریک جلسہ شادی ہوئے۔ مہاراجہ بلرامپور نے جہیز میں ۶ ہاتھی ایک موٹر کار اور کوئی ۷ لاکھ روپے کا زیور اور جہیز کا سامان دیا۔

ہوائی جہاز (ایروپلینوں) کے بنانے اور ان سے انگلستان کی حفاظت کرنے پر آجکل انگلستان میں بڑا زور دیا جا رہا ہے۔ اس سال ۱۱۰۰۰۰۰۱۴۵ پونڈ ہوائی جہازوں کے بنانے پر خرچ ہوگا۔ آٹھ جدید ہوائی سکواڈرن بنائے جائینگے۔ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء تک ہوائی سکواڈرن یا ۵۰۰ ہوائی جہاز انگلستان کی حفاظت کے لئے بن جائینگے جس میں کل ۵۰۰۰ جوان ہواباز ہونگے۔

طوطن ہامان فرعون مصری کی قبر مصری گورنمنٹ کے حکم سے از سر نو پھر کھولی گئی۔ اس وقت ۲۰۰ معززین ممبر موجود تھے۔ جن میں لارڈ ایلنبی مصری وزراء۔ سفراء ممالک غیر اور مصری پارلیمنٹ کے ممبر شریک تھے۔ یہ سب معززین گورنمنٹ مصر کے مہمان تھے۔ ان کو فرعون کا زر اندود

طلائی تابوت دکھلایا گیا۔

اس موقع پر فراعنۂ مصر کے قدیم دستور کے مطابق دو بیل ذبح کئے گئے۔ لکسر کے بازاروں کی تزئین اور آئینہ بندی کی گئی۔ رات کو گورنمنٹ مصر کی طرف سے معززین کی دعوت کے بعد آتشبازی چلائی گئی۔

اسپین نے مراکو میں اپنی چار ہزار مکمل فوج بھیجی ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقوام ریف کو مطیع کرنے کا کام اسپین کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔

روس نے ترکی کو چند تجارتی رعائتیں فوراً عطا کردیں۔ دونوں ملکوں کی مقامی پیداوار پر صرف محصول چونگی دینا پڑیگا۔ ترکی تاجروں کو جہاں چاہیں آنے جانے اور اشیاء تجارتی فروخت کرنے کا حق دیا گیا۔

۸ہ ہزار ترک یونان کے علاقہ سے ماہ نومبر سے اب تک ترکی میں آکر آباد ہو چکے ہیں۔

طہران (دار السلطنت ایران) کی تمام بڑی بڑی مسجدوں میں جلسے ہوئے اور ان میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ایران میں جمہوری سلطنت قائم کی جائے۔ ایران کے تمام حصص سے تار آئے کہ ایران میں جمہوری سلطنت قائم ہوجانے کے ہم سب لوگ مؤید ہیں +

برٹش گورنمنٹ نے اہل ملک کی . . . . بہبودی اور بہتری کے لئے جہاں سینکڑوں قانون جاری کر رکھے ہیں۔ وہاں اس بات کی بھی نہایت سخت ضرورت ہے کہ تمام ہندوستان کے لئے قطعی طور سے قرضہ کی شرح سود معین چھ فیصدی سالانہ مقرر کردے اس شرح سے زیادہ شرح سود لکھانے والوں کو مجرم جرم فوجداری قرار دیا جائے سود خوار قرض دینے والوں نے اہل ہند کو لوٹ لیا ہے۔ اس کا پورا پورا بند وبست ہوجانا لازم ہے۔ گورنمنٹ کو اب اس بارہ میں ضرور توجہ کرنی چاہیے۔

دہلی ۱۶ مارچ۔ مرکزی خلافت کمیٹی کا اجلاس جو کلکتہ میں ہونے والا تھا۔ انگورہ کے جواب کا انتظار کرنے اور مولانا شوکت علی صاحب کی علالت کی وجہ سے ملتوی کردیا گیا ہے۔ مولانا کی حالت تشویشناک ہو رہی ہے اور انہیں ڈاکٹر انصاری اور ڈاکٹر عبد الرحمن سے علاج کرانے کے لئے دہلی لایا گیا ہے۔ شام کو ان کا درجہ حرارت ۱۰۵ ہو جاتا ہے۔ مولانا محمد علی اور مولانا ابو الکلام آزاد پراونشل خلافت کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے کلکتہ تشریف لے گئے ہیں۔

احمد آباد ۱۵ مارچ ایسوشی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے کہ یہ خبر کہ ایک بھاٹیہ محب الوطن نے مہاتما گاندھی جی کی سیوا میں دس لاکھ کی تفصیل پیش کئے جانے کے لئے دس لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے نا درست ہے در اصل اس بھاٹیہ دیش بھگت نے دس لاکھ نہیں بلکہ دس ہزار کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔

لنڈن ۱۸ مارچ۔ ٹوپلیکراکل نے "ہندوستان کی ترقی معکوس" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں درج ہے کہ ان چالوں سے سوراجی برطانوی قوم اور پارلیمنٹ کو قائل نہیں کرسکتے کہ وہ انہیں مکمل سیلف گورنمنٹ دیدے۔ اب تک جو کچھ کارروائی انہوں نے کی ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ مزید سیلف گورنمنٹ کے قابل ہیں بلکہ یہ کہ جو کچھ انہیں دیا گیا ہے وہ اسکے بھی اہل نہیں ماڈریٹوں کی کمزوری کہ وہ اپنے یقین پر ثابت قدم نہیں رہے ہندوستان کی ترقی میں حارج ہے۔

ٹائمز لکھتا ہے کہ مالی مسودہ کا مسترد کئے جانے کے یہ معنی ہیں کہ ہندوستان کی اصلاحات کی ترقی میں روڑا اٹک گیا ہے۔ سوراجیوں کی اس چال کا نتیجہ یہ نہیں ہوگا کہ معاملہ جلد طے ہو بلکہ امیدواری کا زمانہ طول پکڑیگا۔ برطانوی قوم اس طور سے گول میز کانفرنس کی تجویز منظور نہیں کریگی۔ بغاوت کی سپرٹ صاف ظاہر ہو رہی ہے۔ لیکن گھبرانے کی بات نہیں گورنمنٹ مشکلات کے ہوتے ہوئے بھی چل سکتی ہے۔

کلکتہ ۱۸ مارچ دو شخصوں کے علاوہ جو سنیچر وار کو گرفتار ہوئے تھے مانک ٹولہ کے کارخانہ بم سازی کے متعلق دو اور شخص گرفتار کئے گئے ہیں +

اسوشیٹ ریفارمڈ پریسبیٹرین مشن ڈسٹرکٹ منٹگمری

گذشتہ سے پیوستہ

۱۹۱۲ء میں مس سیلی صاحبہ ولایت سے مشنری خدمت کے لئے تشریف لے آئیں۔ آخرش برابر تین سال بغیر مشن ہاؤس ہونے کے اس حقیقے مشنری صاحبان نے ... اپنے بچوں سمیت تکالیف اٹھائی اور مشن ہاؤس ۱۹۱۳ء میں ہمارے بزرگ مشنری پادری اے۔ جے رینین صاحب نے تعمیر کروالیا۔

گو خداوند نے خاص شہر کے کام میں کامیاب نہ کیا تب بھی دیہاتی کام میں خداوند نے بہت برکت دی جگہ بجگہ عیسائی جو کاشتکاری کا کام کرتے تھے اور نو مرید عیسائی تھے جماعتی طور سے اکٹھے کئے گئے اور کام میں ترقی نظر آنے لگی۔ اب جب کام کی ترقی ہو رہی تھی. فصل کاٹنے کے لئے مزدوروں کی ضرورت محسوس ہوئی تو امریکہ کی دیندار جماعت نے اسبات کو محسوس کر کے ۱۹۱۳ء میں پادری جے ڈبلیو رینین صاحب کو مع اُن کی میم صاحبہ کے ہندوستان میں خدمت انجیل کے لئے روانہ کر دیا اور ۱۹۱۴ء میں مس ہملٹن صاحبہ مشنری کام کے لئے ولایت سے آگئیں۔ اور ۱۹۱۵ء میں مڈل گرلس سکول کی عمارت بنوائی گئی جو بوجہ زیادتی طلباء کے ۱۹۲۳ء میں بڑھائی گئی اور مس سیلی صاحبہ سکول ہذا کی پرنسپل مقرر ہوئی اور اس سال تحصیل پاکپٹن جو منٹگمری سے ۳۰ میل ہے۔ مشن اسٹیشن قرار پایا اور اس جگہ مشن ہاؤس بنایا گیا۔ اور پادری جے۔ ڈبلیو رینین صاحب مشنری انچارج مقرر ہوا ۱۹۱۶ء میں مستورات بچوں کا ہسپتال نہ ہونے کے سبب سے ننسی فل وڈ ہسپتال کی عمارت تیار ہوئی۔ گو اس سے پیشتر ڈاکٹر وائیٹ سائیڈ جو ۱۹۱۵ء میں میڈیکل خدمت کے لئے آئی تھی سابقہ گرجہ گھر کے ایک بیرونی چھوٹے کمرہ میں کام کرتی رہی۔ لیکن اب وہ تکلیف خداوند نے اپنے کرم سے رفع کر دی اور خاصکر اس کام کے ذریعہ سے غیر اقوام کی نظروں میں مسیحیوں کی قدر بہ نسبت پہلے کے زیادہ جگہ کر گئی اور اس طرح سے شہری و دیہاتی خواندہ و ناخواندہ غیر اقوام برای علاج مستورات و بچوں کے کافی تعداد سے ہسپتال میں آنے لگے۔

مسیحی لڑکوں کی تعلیم کا انتظام نہ ہونے کے سبب سے ہمارے بزرگ مشنری پادری اے۔ جے رینین صاحب اور بزرگ میم صاحبہ کو بہت فکر رہتا تھا۔ آخرش خداوند نے یہ بند دروازہ بھی اپنی رحمت سے کھول دیا۔ اور ۱۹۱۹ء میں لڑکوں کا بورڈنگ تیار ہوا اور ۱۹۲۲ء میں بوجہ زیادتی طلباء کے بڑھایا گیا۔ اور خالص دینی تعلیم بزرگ میم صاحبہ مسز رینین صاحبہ نے اپنے ہاتھ میں رکھی اور اس طرح سے ابتدائی تعلیم کی اشد ضرورت کو رات دن کی محنت کے ساتھ پورا کیا۔ جب خداوند کی پاک مرضی سے کام کو روز بروز ترقی ہو رہی تھی تو مزدوروں کی ضرورت نے ہوم بورڈ کی توجہ اس خاص کام کی طرف پھیر اور مس سٹرانگ صاحبہ کو کام کے لئے ارسال کیا اور ۱۹۲۰ء میں مشنری لیڈی کے کام کے لئے مس کینیڈی صاحبہ تشریف لائیں۔ اب چونکہ ڈاکٹر وائیٹ سائیڈ کو ولایت جانا پڑا۔ ان کی بجائے ہماری لائق وفائق ہر دلعزیز دائمی خندہ پیشانی لیڈی ڈاکٹر مس جے۔ اے الگزینڈر صاحبہ جو موجودہ وقت میں ننسی فل وڈ ہسپتال کی انچارج ہے ہندوستان میں جلالی خدمت کے لئے اپنی سخت محنت و بے بہا خرچ کو صرف کرنے کے بعد جو خداداد لیاقت و ہنر حاصل کیا تھا نثار کرنے کے لئے تشریف لے آئیں اور کام کو ہاتھ میں لیکر غیر اقوام و مسیحیوں میں نیک خدمات کی داد لی۔ اور اس طرح سے ہسپتال کو شہرت دینے کی موجب ہوئیں اور اپنے تئیں ڈسپنسریوں کو جو باہر علاقہ میں ہیں اُنکو بھی ترقی دینی شروع کی اور نیک خدمات کو خداوند کے جلال کے لئے شروع کیا

۱۹۲۱ء میں خداوند نے پادری میگل صاحب اور اُن کی میم صاحبہ کو اپنی خدمت کے لئے بھیج دیا۔ جو بوجہ بیماری مسز میگل صاحبہ... واپس امریکہ چلے گئے اور اپنے الوداعی وعظ سے یادگار چھوڑی کہ کس قدر جوان پادری میگل صاحب کی خواہش خدمت جلال کی تھی۔

۱۹۲۲ء میں پادری ہلٹن صاحب اور اُن کی میم صاحبہ اور مس سالڑ صاحبہ تشریف لائیں اور ۱۹۲۳ء میں پادری وائیٹ صاحب اور اُن کی میم صاحبہ (جو ہمارے بزرگ مرحوم پادری بلینٹائن صاحب مشنری سیالکوٹ کی دختر نیک اختر ہے) مشنری چیچاوطنی (تحصیل) جو قریبا ۳۲ میل منٹگمری سے مقرر ہو کر آئے اس جگہ تھوڑا سا ذکر مجھے دلیر (رینگ) پادری جے۔ ڈبلیو رینین صاحب کا کرنا واجبی معلوم دیتا ہے کہ جس کی موٹر کو ہر وقت سفر کا سٹیم چڑھا رہتا تھا۔ (باقی باقی)

راقم۔ جے لارنس کلرک۔

مولوی اختر علی خاں خلف مولوی ظفر علیخاں اڈیٹر زمیندار لاہور میانوالی کے جیلخانہ سے رہا کر دیئے گئے۔

افسوس کہ آمنہ دختر مولانا محمد علی کا ۱۱ مارچ کو علیگڈھ میں انتقال ہو گیا۔

دلچسپ معلومات

سب سے بڑی چیزیں (۱) دنیا بھر کے نقشوں میں سے برٹش جزائر کا ایک نقشہ ہے جو کاغذ کے ایک لاکھ آٹھ ہزار بڑے تختے جوڑ کر بنایا گیا ہے۔ اس کی تیاری پر بیس برس لگے اور ۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ سکیل ایک میل کے لئے دس فٹ ڈیڑھ انچ ہے۔ (۲) کتب خانوں میں فرانس نیشنل لائبریری ہے۔ اس میں ۴۰ لاکھ کتابیں ہیں جن میں سے ایک لاکھ ۵۰ ہزار قلمی ہیں۔ علاوہ ازیں دو لاکھ نقشے اور ڈیڑھ لاکھ سکے دستیں ہیں (۳) باغات میں سے بڑا انگلستان کا رائل گارڈن کیو ہے۔ جس کا رقبہ ۳۰۰ ایکڑ ہے۔ (۴) دیواروں میں سے دیوار چین جس کی بنیاد ۱۵ فٹ اونچائی ۲۰ فٹ اور ۱۲سو ۵۰ میل طول ہے جو پہاڑوں دریاؤں اور وادیوں میں سے گذرتی ہوئی چلی گئی ہے (۵) جھیل سالٹ کا پل ساڑھے ستائیس میل لمبا اور دنیا بھر میں سب سے بڑا پل ہے۔ پہلے گاڑی اس جھیل کے گرد گھوم کر چلا کرتی تھی۔ اس پل کی تیاری کی وجہ سے ساڑھے سات سو میل کی بچت ہوگئی ہے (۶) حال ہی میں امریکہ میں ایک ۷۰ سالہ شخص مرا ہے جس کی مونچھیں سات فیٹ لمبی تھیں۔ متوفی نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک میرا فلاں مطلب پورا نہ ہوگا مونچھیں نہیں کٹاؤنگا۔ جو آخری دم تک پورا نہ ہوا۔ اور غریب اسی ہوس میں چل بسا۔ (۷) سوئٹزرلینڈ کے شہر زیوریچ میں ایک مرغی اب تک گیارہ سو انڈے دے چکی ہے۔ کچھ دن ہوئے اس مرغی کی عزت افزائی کے لئے ایک عام جلسہ کیا گیا جس میں مرغی کی سوانح حیات پر زبردست تقریریں ہوئیں۔ جام صحت بھی تجویز ہوا۔ اس رسم کی ادائیگی کے دوران میں شراب کی بجائے انڈوں کی زردی استعمال کی گئی ＋

(المنیر)

اُردو کتابیں

(مخصولڈاک بذمہ خریدار)

مسیح مصلوب اور قرآن و انجیل برنباس۔ قرآن سے مسیح کی مصلوبیت کو ثابت اور دلائل قاطع سے جعلی انجیل برنباس کو رد کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

حیات شمع شمع کی لو۔ روشنی شمع کے جلنے اور آلات تنفس کی مشابہت۔ کوئلہ اور اس کی گیس اور ہر چہار قسم کی گیسوں کے علاوہ اور بہت سے مسائل متعلقہ شمع پر مفصل بحث کی ہے اور باتصویر علمی تصنیف ہے صفحہ ۹۶ ۴ر

ہدایت الاطفال عشاء ربانی کے متعلق واقفیت اور ہدایات بچوں کے لئے عمدہ ٹریکٹ ہے صفحہ ۴۰ ۳ پائی

ہدایت السالکین۔ دو ماہ کے لئے کلام الٰہی کی آیات برائے تلاوت روزمرہ۔ لٹکانے کے لائق نہایت موزوں ہے۔ علاوہ ٹائیٹل کے ۶۲ صفحات اور سائز ۱۰ × ۶½ انہایت مفید اور انصار از اے قیمت صرف ۲ر

خلافت۔ آج جس مسئلہ خلافت کا ہند اور تمام دنیا میں شور ہے۔ اس پر پادری علی بخش صاحب کا تازہ رسالہ صفحہ ۲۲ قیمت ۶ پائی ＋

حکایت برفستان باتصویر۔ برفانی جزیرہ گرین لینڈ کے عجیب و غریب حالات اور وہاں کے باشندوں کے حیرت افزا کام کا بیان۔ لوگوں کے عادات۔ رسوم اور مذہب کا پر لطف تذکرہ صفحہ ۴۸ قیمت ۴ر

اعجاز قرآن مصنفہ ماسٹر رام چندر صاحب دہلوی کتاب کا مضمون یہ ہے کہ بلاآیات منسوخہ قرآن کے لئے وحی کی کچھ ضرورت دتھی۔ قرآن کی حیرت انگیز حیاں بین کی گئی ہے صفحہ ۸۰ قیمت اصل ۴ر رعایتی ۲ر

الیڈ اور اوڈیسے۔ یونان کے ملک الشعرا ہومر کی مشہور نظموں کا خلاصہ۔ رستم یونان کے کارنامے اور بادشاہ یونان جولیس کے سفر و سیاحت دلچسپ پیرایہ میں نئی ایڈیشن صفحہ ۱۴۴ ۶ر

المشتہر سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں ＋ المشتہر

پرنسپل بورڈنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۲ء سے حصہ ورنیکلر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔ خرچ خوراک ورنیکلر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری کا ½ ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جنرل سائنس ۱ء سے ۱۰ء تک کروڈل ۱۰ء سے ۲۰ء تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا چند صاحب پرنٹر چھپا ＋